اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں

(۳)

مصحف امام علی علیہ السلام

تالیف:

حجۃ الاسلام سید عبدالرحیم موسوی

ترجمہ:

حجۃ الاسلام شیخ محمد علی توحیدی

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

www.ketab.ir

سرشناسه : الموسوی، عبدالرحیم، ۱۹۵۶- م.
-Al-Musaw, Abd Rahim, 1956

عنوان قراردادی : مصحف الامام علی علیه‌السلام .اردو

عنوان و نام پدیدآور : مصحف امام علی علیه السلام/تالیف عبدالرحیم موسوی ؛ ترجمه محمدعلی توحیدی.

مشخصات نشر : قم: مجمع جهانی اهل بیت (علیهم السلام)، ۱۴۰۳.

مشخصات ظاهری : ۲۶ص.

فروست : اهل‌بیت علیهم‌السلام کی تعلیمات مین؛ ۳.

شابک : 978-964-7756-16-7

وضعیت فهرست نویسی : فیپا

یادداشت : زبان: اردو.

موضوع : مصحف علی (ع) Moshaf of Ali
قرآن — جمع و گردآوری Qur'an -- Collection

شناسه افزوده : توحیدی، محمدعلی، ۱۹۵۵- م.، مترجم

شناسه افزوده : مجمع جهانی اهل بیت (علیهم السلام)

شناسه افزوده : Ahl al-Bayt World Assembly

رده بندی کنگره : ۴/BP۷۲

رده بندی دیویی : ۱۹/۲۹۷

شماره کتابشناسی ملی : ۹۸۸۹۲۸

اطلاعات رکورد کتابشناسی : فیپا

اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں (۳)

مصحف امام علی علیہ السلام

تالیف: حجۃ الاسلام سید عبدالرحیم موسوی/ تحقیقی کمیٹی

ترجمہ: حجۃ الاسلام شیخ محمد علی توحیدی

تصحیح: حجۃ الاسلام شیخ سجاد حسین

نظر ثانی: محمد عباس ہاشمی

کمپوزنگ: حجۃ الاسلام شیخ غلام حسن جعفری

ناشر: مجمع جہانی اہل بیتؑ

طبع اول: ۱۴۴۶ھ، ۲۰۲۵

مطبع: چاپ دیجیتال

تعداد: ۵۰

ISBN: 978-964-7756-16-7

www.ahl-ul-bayt.org--info@ahl-ul-bayt.org

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

پتہ: نزد گلی نمبر ۶، جمہوری اسلامی بولیورڈ، قم، ایران۔ ٹیلی فون: ۰۰۹۸۲۵۳۲۱۳۱۲۲۱
بلڈنگ نمبر ۲۲۸، مد مقابل پارک لالہ، کشاورز بولیورڈ، تہران، ایران۔ ٹیلی فون: ۰۰۹۸۲۱۸۸۹۷۰۱۷۱

www.ketab.ir

فہرست

پیش لفظ ۹

مصحف امام علی علیہ السلام

تمہید ۱۲

پہلے مرحلے کی اہم شخصیات ۱۶

کیا رسول اللہ ﷺ نے بذات خود قرآن جمع کیا تھا؟ ۱۷

مصحف امام علی علیہ السلام کی وجہ تسمیہ ۱۹

کیا اصحاب کے مصاحف ایک دوسرے سے مختلف تھے؟ کیا ان کی خصوصیات مختلف تھیں؟ ۲۰

امام علی علیہ السلام نے اپنا مصحف کب جمع کیا؟ ۲۰

دیگر مصاحف کے مقابلے میں مصحف علی علیہ السلام کی امتیازی خصوصیات ۲۲

کیا امام علی علیہ السلام نے اپنا مصحف لوگوں کے پاس پیش کیا؟ ۲۳

امام علیہ السلام اپنا مصحف حضرت عثمان کے عہد میں سامنے کیوں نہیں لائے؟ ۲۴

مصحفِ علی علیہ السلام کی سرگزشت ۲۵

مصحف امام علی علیہ السلام کی سرگزشت کا خلاصہ ۲۶

www.ketab.ir

پیش لفظ

عصر حاضر تہذیبوں کی جنگ کا زمانہ ہے۔ تبلیغ کے مؤثر اسالیب سے استفادہ کر کے اپنے افکار کی نشر و اشاعت کرنے والا ہر مکتب اس میدان میں گوئے سبقت لے جائے گا اور اہل جہان کی فکر پر اثر انداز ہوگا۔

ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد پوری دنیا کی نگاہیں ایک مرتبہ پھر اسلام اور شیعہ تہذیب کی طرف مرکوز ہو گئی ہیں۔ دشمنوں نے اس فکری و روحانی طاقت کو توڑنے کی غرض سے اور دوستوں نے انقلابی و تہذیبی تحریک کے نمونوں کی پیروی اور اس سے الہام گیری کی خاطر اس ناب اور تاریخ ساز تہذیب کے ام القریٰ کی طرف ٹکٹکی باندھ رکھی ہے۔

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام نے خاندانِ عصمت کے پیروکاروں میں یکجہتی، ہمفکری اور باہمی تعاون کی ضرورت کو درک کرتے ہوئے دنیا بھر کے شیعوں کیساتھ ایک فعال رابطہ برقرار کرنے اور فقہ جعفریہ کے مفکرین اور خلاق شیعوں کی عظیم و کارآمد قوت سے استفادہ کرنے کی غرض سے اس میدان میں قدم رکھا ہے تاکہ سیمیناروں کے انعقاد، کتابوں اور تراجم کی نشر و اشاعت اور شیعہ افکار سے متعلق علمی مواد کا تبادلہ کر کے اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات اور اسلام ناب محمدی کو فروغ دے سکے۔

www.ketab.ir

خدا کا شکر ہے کہ رہبر معظم حضرت آیت اللہ خامنہ ای مدظلہ کی اس حساس اور مکتب ساز میدان میں خصوصی ہدایات کی روشنی میں اہم اقدامات کیے گئے ہیں اور امید ہے کہ مستقبل میں یہ نورانی اور بنیادی نوعیت کی تحریک زیادہ سے زیادہ پھولے پھلے نیز آج کی دنیا اور قرآن و عترت کے درخشاں معارف کی تشنہ انسانیت زیادہ سے زیادہ اس مکتب کی روحانیت، عرفان اور ولایت کے حامل اسلام کے چشمہ رواں سے بہرہ مند اور سیراب ہو۔

ہمارا یہ یقین ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کو صائب، ماہرانہ، منطقی اور استوار انداز سے پیش کر کے خاندانِ رسالت اور بیداری و حرکت و روحانیت کے پرچم داروں کی میراث کے ماندگار جلووں کو دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے اور اس کی بدولت ظہور سے پہلے ماڈرن جہالت، دنیا کو ہڑپ کرنے والوں کی آمریت، ہٹ دھرمی اور انسانیت و اخلاق سوز اقدار سے اکتائی ہوئی بشریت کو امام عصر علیہ السلام کی عالمی حکومت کا تشنہ و گرویدہ بنایا جا سکتا ہے۔

اس اعتبار سے ہم محققین اور مصنفین کی علمی کاوشوں اور تحقیقات کا استقبال کرتے ہیں اور خود کو ان مؤلفین اور مترجمین کا خادم سمجھتے ہیں جو اس بلند پایہ مذہب کی نشر و اشاعت کی سعی کر رہے ہیں۔

ہمیں خوشی ہے کہ اس مرتبہ مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام کی ایک تحقیقی کتاب "اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں" کے عنوان سے آپ عزیزوں کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ یہ کتاب اس مقدس ادارے کے مایہ ناز محققین کی زحمتوں کا نتیجہ ہے کہ جسے لائق اور گرامی قدر مترجمین کی خامہ فرسائی نے اردو زبان کے قالب میں ڈھالا ہے اور ہم ان عالی قدر مؤلفین اور مترجمین کی توفیقات خیر کیلئے دعا گو ہیں۔

www.ketab.ir

یہاں ہم اس کتاب کی تخلیق کیلئے سعی و کوشش کرنے والے ادارہ ترجمہ کے تمام عزیز دوستوں اور مخلص ساتھیوں کی بھی صدق دل سے قدر دانی کرتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ تہذیبی جنگ کے میدان میں اٹھایا جانے والا یہ چھوٹا سا قدم، صاحب ولایت کی خوشنودی ورضامندی کا مشمول قرار پائے!

شعبہ تہذیب وثقافت

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

www.ketab.ir

مصحف امام علی علیہ السلام

تمہید

نہج البلاغہ میں مذکور امیر المومنین علیہ السلام کے تمام صریح بیانات اس امر پر زور دیتے ہیں کہ ہمارے درمیان موجود یہ قرآن اللہ کی طرف سے اس کے رسول محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ پر اتاری جانے والی آخری کتاب ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جسے ہمیشہ باقی اور محفوظ رکھنے کی اللہ تعالی نے ضمانت دی ہے۔ یہ اللہ تعالی نے آخری رسالت کی ابدیت کی دلیل کے طور پر نیز اس کے اثبات اور اس کی بنیادوں کو محفوظ کرنے کی خاطر اتارا ہے۔

قرآن بشریت کے لئے الٰہی ہدایت اور اس کامل دین پر مشتمل ہے جسے اس نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے۔ اللہ نے قرآن کو قیامت تک اپنی مخلوقات پر اتمام حجت کا ذریعہ بنایا ہے۔ قیامت تک باقی رہنے والی آخری کتاب کے بارے میں امیر المومنین علیہ السلام کے لازوال فرمودات اس بات پر صریحاً دلالت کرتے ہیں کہ آپ کی گفتگو ہمارے ہاں رائج اسی قرآن کے بارے میں ہے جسے اللہ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل کیا اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے عہد میں ہی مدون ہوا اور ایک حرف یا لفظ کی کمی بیشی کے بغیر مسلمانوں کے درمیان نسل در نسل منتقل ہوتا چلا آیا ہے۔

www.ketab.ir

آپ کا فرمان ہے: جان لو کہ قرآن وہ ناصح ہے جو دھوکہ نہیں دیتا، وہ رہنما ہے جو گمراہ نہیں کرتا اور وہ گفتگو کرنے والا ہے جو جھوٹ نہیں بولتا۔ جو کوئی قرآن کی مجالست اختیار کرے وہ ایک چیز میں اضافے یا ایک چیز میں کمی کے ساتھ اس کے پاس سے اُٹھتا ہے یعنی ہدایت میں اضافے یا اندھے پن (جہل و گمراہی) میں کمی کے ساتھ۔

جان لو کہ قرآن (کی موجودگی) کے بعد کوئی شخص محتاج نہیں ہے اور قرآن (کی ہمراہی) سے پہلے کوئی شخص بے نیاز نہیں ہے۔ پس تم اس کے ذریعے اپنی بیماریوں کے لئے شفا طلب کرو اور اپنی گمراہی و ضلالت کے مقابلے میں مدد طلب کرو کیونکہ اس میں سب سے بڑی بیماری یعنی کفر، نفاق اور گمراہی کا علاج موجود ہے۔ پس اس کے ذریعے اللہ سے سوال کرو اور اس کی محبت کے ذریعے اس کی طرف توجہ کرو۔ امیر المومنین علیہ السلام کے دور اور ہمارے دور میں مسلمانوں کے درمیان رائج قرآن کریم کے بارے میں آپ کے ان صریح فرمودات سے آپ کے درج ذیل قول کی وضاحت ہوتی ہے:

«ان الکتاب لمعی مافارقتہ مُذ صحبتہ» بے شک کتاب میرے ساتھ ہے۔ جب سے میں اس کا مصاحب بنا ہوں تب سے میں اس سے جدا نہیں ہوا ہوں۔ یہ ہے اللہ کی ابدی کتاب کے بارے میں امیر المومنین علیہ السلام کا موقف لیکن اس کتاب الٰہی کے دشمنوں نے مسلمانوں میں افتراق ڈالنے کے لئے مختلف طریقے اختیار کیے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اہل بیت علیہم السلام (جو قرآن کے حامل، ثقل اصغر، اس کے محافظ اور

۱۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۷۶؛ نیز دیکھئے المعجم الموضوعی لنہج البلاغہ تاکہ آپ اس بارے میں امام علیہ السلام سے مروی روایات سے آشنا ہو جائیں۔

اس کے مفسر ہیں) اور ان کے پیروکاروں پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ ان کے پاس موجودہ قرآن سے ہٹ کر ایک اور قرآن ہے جسے وہ چھپا کر رکھتے ہیں۔[1]

وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ شیعوں کی بعض روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

بنابریں حقیقت سے پردہ ہٹانے کے لئے ہم اس زعم باطل کا تجزیہ کریں گے (کیونکہ حق کو اہل حق پہچانتے ہیں اور دشمن اس کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں) تاکہ ہم اس بارے میں وہ نتیجہ اخذ کریں جو احادیث وروایات سے ثابت ہو۔

پس ہم عصر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے لے کر عصر امام علی علیہ السلام تک قرآن کی تاریخ کا جائزہ لیں گے تاکہ ہم اس مصحفِ علی کی حقیقت سے آشنا ہوں جس کا روایات میں تذکرہ ملتا ہے۔

مصحف امام علی کے بارے میں گفتگو اس وقت تک نتیجہ بخش نہیں ہو سکتی جب تک ہم اس سے پہلے جمعِ قرآن کی تاریخ سے آشنا نہ ہوں کیونکہ مصحف امام علی درحقیقت قرآن کریم اور اس سے مربوط معلومات کا نام ہے جسے امام علی علیہ السلام نے جمع کیا تھا۔ یاد رہے کہ قرآن کریم کی ترتیب، جمع آوری، سورتوں کے نظم، صور نگری اور نقطہ گزاری نیز اجزاء (پاروں) اور احزاب میں اس کی تقسیم صرف ایک عامل کا نتیجہ نہیں اور یہ سارا کام ایک مختصر عرصے میں مکمل نہیں ہوا بلکہ یہ مختلف مراحل اور ادوار سے گزرا ہے۔ اس کام کا آغاز عہد رسالت میں ہوا اور عہد عثمان میں متعدد مصاحف کو ایک ہی مصحف کی شکل

ا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اہل بیت علیہم السلام کے اصحاب اور اماموں کے پاس ایسے صحف موجود نہ تھے جو قرآن کی تفسیر، تاویل اور قرآن کے اسباب نزول وغیرہ پر مشتمل ہوں۔

www.ketab.ir

میں ڈھالنے کا کام ہوا۔ اس کے بعد خلیل بن احمد فراہیدی نے اسے وہ آخری شکل دی جو آج ہمارے سامنے موجود ہے۔

مورخین کا کہنا ہے کہ جمع قرآن کا عمل تین اہم تاریخی مراحل سے گزرا ہے:

پہلا مرحلہ: یہ عہد نبوی سے عبارت ہے۔ اس دور میں پورا قرآن اس طرح لکھا گیا اور حفظ کیا گیا جس طرح وہ نازل ہوا تھا۔ اس دور میں کاغذوں، تختیوں، کپڑے کے ٹکڑوں، کھجور کی ٹہنیوں، نازک پتھروں اور اونٹ کی ہڈیوں پر لکھا گیا۔ زید بن ثابت کا بیان ہے: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس کپڑے (یا کاغذ کے ٹکڑوں) پر قرآن لکھتے تھے۔[1]

دوسرا مرحلہ: یہ حضرت ابوبکر کا دور ہے۔ اس دور میں کھجور کے پتوں، کپڑوں اور لوگوں کے حافظوں سے لے کر نسخے تیار کیے گئے۔[2]

تیسرا مرحلہ: یہ حضرت عثمان بن عفان کے دور سے عبارت ہے جس میں انہوں نے قرآن کو کتاب کی شکل میں مرتب کیا اور لوگوں کو ایک ہی قرائت کی ترغیب دی نیز اس ایک نسخے کے کئی نسخے تیار کیے اور انہیں مختلف شہروں میں بھیجا جبکہ باقی مصاحف کو نذر آتش کیا۔[3]

www.ketab.ir

۱۔ المستدرک، ج۲، ص۶۱۱۔

۲۔ الاتقان، ج۱، ص۲۰۲ نیز مستدرک الحاکم، ج۳، ص۶۵۶۔

۳۔ الاتقان، ج۱، ص۲۱۱۔